ستمبر 2003

عوام کے لیے اہل علم کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت واہمیت

اسلامی تاریخ کے اولین دور میں کسی خاص اور متعین فقہی مکتب فکر یا کسی مخصوص مسلک پر عمل پیرا افراد سے علمی وفقہی معاملات میں رجوع کرنا ضروری نہیں تھا اور نہ اس کا التزام اور کوئی پابندی تھی بلکہ سائل کسی شخص سے بھی دینی وفقہی احکام ومسائل معلوم کر لیتا تھا۔ اس لیے کہ اس دور کی یہی خصوصیت تھی۔ پھر ایمان واحتساب کی روح عام طور پر موجود تھی اور صحیح بات معلوم کرنے اور حق تک رسائی کا جذبہ اس عہد کے تمام لوگوں میں پایا جاتا تھا۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ علمی ماحول عام تھا اور ہر جگہ بحث وتحقیق کے حلقے قائم تھے۔

پھر وہ دور آیا جب حالات کے تقاضوں کی رعایت اور محنت ووقت بچانے کی خاطر حق وصواب کی جستجو اور تلاش کے لیے لوگ اپنے فقہی مکتب فکر کی طرف رجوع کرنے لگے جو اس کی بہترین نمائندگی وترجمانی کرے اور جس کے علم وتحقیق، امانت ودیانت اور تقویٰ پر اعتماد کیا جا سکے۔ چنانچہ کسی خاص فقہی مکتب فکر کی طرف رجوع کرنا ایک عام اور قابل تقلید طریقہ بن گیا جو پسندیدہ بھی تھا اور سہل الحصول بھی۔ اس علمی رجوع میں نہ تو کوئی برائی تھی اور نہ رجوع کرنے والے کو شرک وبدعت کا مرتکب اور اجماع امت کا مخالف قرار دیا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پورے عالم اسلام میں چار فقہی مکاتب فکر میں سے کسی ایک کی طرف رجوع کرنا عام بات ہوگئی۔ اس رجوع نے نہ تو لوگوں کے اندر غلط ردعمل پیدا کیا اور نہ اس طرز عمل کو کسی بدعت یا گمراہی کا نام دیا گیا۔ اس لیے کہ اصحاب اختصاص سے شرعی معاملات میں رجوع اور ان کے بتائے ہوئے احکام پر عمل درآمد میں بنیادی شرط یہ تھی کہ وہ مسائل وتحقیقات کتاب وسنت کے مطابق ہوں کہ یہی دونوں سرچشمہ ہدایت ہیں۔

دینی وشرعی احکام معلوم کرنے میں کسی خاص فقہی مکتب فکر کی طرف رجوع اور اس کے ائمہ مجتہدین کے اجتہاد اور فقہی بصیرت پر اعتماد واعتبار کرنے کی (جو کتاب وسنت سے مسائل کا استنباط کرتے اور انہیں دونوں سرچشموں سے کسب فیض کرتے ہیں) ضرورت تو اس دور میں اور بھی بڑھ گئی ہے کہ یہ زمانہ خاص طور سے فکری انارکی، ذہنی انتشار، مادی کشش، فتنوں اور جدید چیلنجوں کا ہے۔ ہر قسم کے اخلاقی قید وبند سے گلوخلاصی وآزادی حاصل کرنے، نفس کی خواہشات وترغیبات اور معاشرہ وزمانہ کا ساتھ دینے کا دور ہے۔ اس کا پورا مشاہدہ ان ملکوں اور معاشروں میں ہو رہا ہے جہاں شرعی حدود وقیود اور دینی واخلاقی قدروں سے بے قید آزادی کی زندگی پائی جاتی ہے۔

(مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)